اللہ تعالی کی عظمت وکبریائی بندوں پر اسکے احسان وکرم اور اسکی شانِ رحمت ومغفرت کا بیان

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَلَالِ، وَالْعَظَمَةِ وَالْكَمَالِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! یقیناً اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی بڑائی اور عظمت و جلال کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا، وہ ہر شئ سے اعلی اور افضل ہے آسمان اور زمین کی ساری نعمتیں اور سارے خزانے اسی کے پاس ہیں وہ عادلِ کامل ہے وہ ارحم الراحمین ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی حقیقت اللہ ہی کو معلوم ہے ایک حدیث قدسی میں رب ذوالجلال والاکرام نے اپنی عظمتِ شان اور قدرت وسلطنت کو بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور بندوں کو اپنی رحمت ومغفرت کی خوشخبری دی ہے چنانچہ ارشاد ہے :« يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى

(١) البقرة : ٢١.

نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا؛ فَلَا تَظَالَمُوا، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ؛ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ؛ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ؛ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ؛ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ»[1]. اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنے کو اپنے اوپر حرام قرار دیدیا ہے (اسی طرح) اسکو تمھارے درمیان بھی حرام کردیا ہے لہذا ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت سے نوازدوں، پس تم مجھ ہی سے ہدایت مانگو کہ میں تمہیں ہدایت عطا کروں۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس تم مجھ ہی سے کھانا مانگو کہ میں تمہیں کھانا دوں۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں پس تم مجھ ہی سے لباس مانگو کہ میں تمہیں لباس عطا کروں۔ اے

---

(١) مسلم : ٢٥٧٧.

میرے بندو! تم سب رات دن گُناہ کرتے رہتے ہو اور میں تمام گُناہوں کو مُعاف کرنے والا ہوں پس مجھ ہی سے مُعافی مانگتے رہو کہ میں تمھاری مغفرت کردوں ، اے میرے بندو! تم سب کی رسائی مجھے نقصان پہنچانے تک نہیں ہو سکتی کہ تم مجھے کوئی نقصان پہنچاسکو اور نہ تمھاری رسائی مجھے نفع پہنچانے تک ہو سکتی ہے کہ تم مجھے کوئی فائدہ پہنچاسکو۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے کے سب لوگ اور تمھارے بعد کے سب لوگ اور تمھارے انسان اور تمھارے جنّات تم میں سب سے زیادہ نیک دل اور سب سے زیادہ متقی شخص جیسے ہوجائیں تو یہ میری جلالت شان اور سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہ کرے گا۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے کے سب لوگ اور تمھارے بعد کے سب لوگ اور تمھارے انسان اور تمھارے جنّات تم میں سب سے زیادہ فاجرالقلب اور سب سے زیادہ گنہگار شخص جیسے ہوجائیں تو یہ میری عظمت اور سلطنت میں کچھ بھی کمی نہ کرے گا۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے کے سب لوگ اور تمھارے بعد کے سب لوگ اور تمھارے انسان اور تمھارے جنّات ایک کھلے میدان میں کھڑے ہوجائیں اور سب مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کی طلب کردہ چیز عطا کردوں تو اس سے میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی سوائے ایسے جیسے ایک سوئی سمندر میں ڈبونے کے بعد (پانی میں) کمی کرتی ہے اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہیں جنہیں میں تمھارے لیے شمار کر رہا ہوں اور ان کو محفوظ کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا پس جو شخص خیر اور بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ پائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

اللہ تعالی کی عظمت و کبریائی پر ایمان رکھنے والو! آیئے ذرا اس حدیث قدسی میں

تفصیل سے غور وفکر کریں: تو جاننا چاہیے کہ اس میں اللہ رب العزت نے یَا عِبَادِي کے ذریعے بار بار اپنے بندون کو مخاطب فرمایا ہے اور ان کے سامنے اپنی عظمتِ شان اور ہیبت وجلال کو بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے اس حدیث کے راوی حضرت أَبُو إِدْرِیس الْخَوْلَانِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو اللہ تعالی کی تعظیم وکبریائی میں نیز اس کی پُکار اور اس کے فرمان کی ہیبت سے اپنے گھُٹنوں کے بل جُھک جاتے[1] اس عظیم الشان نداء کے شروع میں باری تعالی نے بندوں کو عدل کی ترغیب دی ہے اور تمام معاملات میں انصاف کی تاکید فرمائی ہے اور ان کو اس حقیقت کی خبردی ہے کہ وہ خود بھی کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اس نے ظلم کرنے کو اپنے اوپر حرام قرار دیدیا ہے[2] قرآن پاک نے بھی اس مضمون کو بیان فرمایا ہے: (إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ)[3]. اللہ تعالی ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا، ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے: (وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ)[4]. اور آپ کا رب بندوں پر کچھ بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے اسی طرح اس نے بندوں پر بھی ظلم وزیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور ان کو ایک دوسرے پر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے[5] ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا: «اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[6]. ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن (ظالموں کیلئے) تاریکی اور اندھیرا بنکر آئے گا جبکہ دوسری طرف مومن اور عادل بندوں کو اطاعت وانصاف کی برکت سے ایک نور عطا کیا

---

(١) راوي الحديث هو أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ.
(٢) المعلم بفوائد مسلم : (٣/٢٩٠).
(٣) النساء : ٤٠ .
(٤) فصلت : ٤٦ .
(٥) جامع العلوم والحكم : (٢/٣٦).
(٦) متفق عليه .

جائے گا جوان کے آگے اور ان کی دائیں جانب چل رہا ہوگا[1] ظلم سے منع کرکے اور انصاف کا حکم دیکر لوگوں کی عزت وآبرو اور ان کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے لہذا ہم اپنے رویے اور اپنے کردار کا جائزہ لیتے رہیں ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کریں اور کسی پر رتی برابر بھی ظلم نہ کریں تاکہ معاشرے میں امن وامان اور الفت و محبت عام ہو اور آپسی معاملات اور لین دین میں ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ قائم ہو

سامعینِ ذی وقار! مذکورہ حدیث میں آگے باری تعالی نے حکم دیا ہیکہ ہم اس سے ہدایت اور توفیق کا سوال کرتے رہیں اور ہمیں اس حقیقت کی خبر دی ہے کہ ہدایت صرف اور صرف اسی کے قبضے میں ہے قرآن کریم نے اسی حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا ہے: (مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ)[2]. جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے ،جب اللہ کے بندے اس سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور اخلاص ویقین کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں تو اللہ رب العزت ان کو توفیق وہدایت عطا فرما کر اس پر قائم ودائم فرمادیتا ہے اور ان کو رشد وہدایت میں زیادتی اور ترقی عطا کر دیتا ہے [3] باری تعالی جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے: (وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ)[4]. اور جو لوگ ہدایت کا قصد کرتے ہیں اللہ تعالی انہیں ہدایت میں ترقی دیدیتا ہے اور انہیں ان کا تقوی عطا کر دیتا ہے، اسی لیے نماز کی ہر رکعت مین صراط مستقیم کی دعا کی جاتی ہے اور اللہ تعالی سے یوں ہدایت طلب کی جاتی ہے: (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ)[5]. ہم کو سیدھے

(١) شرح النووي على مسلم (١٣٤/١٦).
(٢) الكهف : ١٧.
(٣) تفسير ابن كثير : (٣١٥/٧) .
(٤) محمد : ١٧ .
(٥) الفاتحة : ٦ .

راستے کی ہدایت عطافرما، بلا شبہ اللہ تعالی کی طرف سے توفیق وہدایت کا حاصل ہوجانا سب سے بڑی کامیابی ہے ہمیں اس پر اللہ تعالی کا شکرادا کرتے رہنا چاہیے اور اس پر ثابت قدمی کی دعاکرتے رہنا چاہیے باری تعالی نے جنتیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: (وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ)[١]. اور وہ کہیں گے تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہمیں اس منزل تک پہنچایااوراگراللہ نہ پہنچاتا توہم کبھی منزل تک نہ پہنچ پاتے

محترم سامعین ومعزز خواتین! آگے فرمایا گیاکہ پوری مخلوق کی روزی اللہ تعالی نے اپنے ذمے لے رکھی ہے وہی روزی رساں ہے وہ خود فرمارہاہے: (وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلاَّ عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا)[٢]. اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والاایسا نہیں ہیکہ جسکی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو، یعنی ہرایک کارزق اللہ تعالی کے ذمۂ کرم پر ہے، اس نے بندوں کو حکم دیاہے کہ وہ اسی سے اپنی روزی کا اور اپنی حاجات کا سوال کریں چنانچہ ارشاد ہے: (فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ)[٣]. پس روزی اللہ کے پاس تلاش کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اس کا شکرادا کرتے رہو اسی کے پاس تمہیں لوٹایا جائے گا، سیدنا ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام نے اپنی قوم کے سامنے اللہ تعالی کی عظمت اور اس کے فضل وانعام کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: (وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ)[٤]. وہی رب العلمین مجھے کھلاتا پلاتا ہے نبی رحمت ﷺ باری تعالی سے اس

---

(١) الأعراف : ٤٣ .
(٢) هود : ٦ .
(٣) العنكبوت : ١٧ .
(٤) الشعراء : ٧٩ .

طرح رزق حلال کا سوال فرماتے «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا»[1]. یا اللہ میں تجھ سے پاکیزہ روزی کا سوال کرتا ہوں یقیناً رب ارحم الراحمین ہی نے ہمیں کھانا پینا اور لباس وپوشاک عطا فرمایا ہے وہی ہر ایک کو روزی پہونچانے والا ہے لیکن اس نے اس دنیا کو دار الاسباب بنایا ہے اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دین ودنیا کی کامیابی کیلئے مناسب اسباب اختیار کریں اور بھاگ دوڑ کریں یعنی اسباب اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ اصل توکل یہی ہیکہ آدمی زمین میں اپنا بیج ڈالے محنت ومشقت کرے پھر اللہ پر بھروسہ کرے یہی تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت اور سلف صالحین کی خصلت ہے لہذا ہمیں صبح سویرے بیدار ہو جانا چاہیے اللہ کے ذِکر اور نماز فجر سے اپنے دن کا آغاز کرنا چاہیے پوری چُستی پُھرتی اور محنت ولگن کے ساتھ اپنی ڈیوٹی اور اپنا کام انجام دینا چاہیے اللہ پر توکل کرتے ہوئے مکمل امانت ودیانت کے ساتھ اپنا حلال رزق حاصل کرنا چاہیے اور اپنی قوت ومحنت سے اپنی اور اپنے بال بچوں کی ضرورت پوری کرنی چاہیے .

باری تعالی کی رحمت ومغفرت کی تمنا کرنے والو! اس حدیث پاک میں رب ارحم الراحمین نے اپنے بندوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان کو توبہ واستغفار کا حکم دیا ہے اور دن ورات گُناہ کرنے والوں کی بھی توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور انکو بشارت دی ہے کہ وہ اپنی رحمت سے ان کی تمام خطاوں اور گُناہوں کو مُعاف فرمادے گا تاکہ کوئی بندہ اپنی خطاوں کے بوجھ اور گُناہوں کی زیادتی کی وجہ سے مایوسی کا شکار نہ ہو اور اللہ جل جلالہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو[2] قرآن پاک میں باری تعالی نے اپنی رحمت ومغفرت کا اس طرح اعلان فرمایا ہے: (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا

---

(١) الطبراني في المعجم الصغير ٣٦/٢ ، والكبير ٣٠٥/٢٣ .
(٢) الإفصاح عن معاني الصحاح : (١٨٧/٢).

عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)[(١)]. اے محبوب آپ فرماد یجیے !اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کرر کھی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقین جانو اللہ تعالی سارے کے سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے بلا شبہ اللہ تعالی بہت معاف فرمانے والا ہے اور بے انتہا مغفرت فرمانے والا ہے چنانچہ اس کے اسماء حُسنیٰ میں ایک مبارک نام :الْغَفُور: بھی ہے خدائے عزّوجلّ نے اپنے محبوب ﷺ سے فرمایا :(نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)[(٢)]. میرے بندوں کو بتاد یجیے کہ میں ہی بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہوں، رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں اللہ رب العزت کا یہ ارشاد ذِکر فرمایا ہے:«قَالَ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي؛ غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي؛ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً»[(٣)]. اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید لگائے رکھو گے تو جتنے گناہ بھی تم نے کئے ہوں گے میں تم کو معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ (تم نے کتنے گناہ کئے) اے آدم کی اولاد، اگر تمھارے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تم مجھ سے معافی طلب کرو تو میں تمہیں معاف کردوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ اے آدم کی اولاد، اگر تم زمین کے برابر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملاقات کرو جب کہ تم نے میرے

---

(١) الزمر : ٥٣ .
(٢) الحجر : ٤٩ .
(٣) الترمذي : ٣٥٤٠ .

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں ان گناہوں کے برابر مغفرت اور بخشش کے ساتھ تمھاری طرف توجہ کروں گا۔ یا اللہ یا کریم ہم کو اپنی نداء پر لَبَّيْك کہنے کی اور اپنے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرما ہماری خطاوں اور گُناہوں کو مُعاف فرمادے اور ہم سب کو اپنی رحمت سے نوازدے ***

فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ؛ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ، الْبَرِّ الرَّحِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملت اسلامیہ میرے عزیز دوستو! اس حدیث قدسی میں آگے اللہ رب العزت نے بندوں کو دعا کا اور سوال کرنے کا حکم دیا ہے ان کو اپنے احسان وکرم اور جود وسخاوت کی بشارت دی ہے اور اس کو بڑے انوکھے انداز میں بیان فرمایا ہے: «يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ؛ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ؛ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ»(١). اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے کے لوگ اور تمھارے بعد کے لوگ اور تمھارے انسان اور تمھارے جنّات ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور سب مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کی طلب کردہ چیز عطا کردوں تو اس سے میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی سوائے ایسے جیسے ایک سوئی سمندر میں ڈبونے کے بعد (پانی میں) کمی کرتی ہے۔ الغرض خدائے عزّوجلّ نے ہمیں کا حکم دیا ہے کہ ہم اس سے اس کے فضل وکرم اور رحمت وعنایت کی دعا کرتے رہا کریں اور اس کی عظیم الشان نعمتوں کا سوال کرتے رہا کریں وہ ایسا سخی ہے کہ مانگنے سے خوش ہوتا ہے اور عطا کرنے سے اس کے خزانے میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی(٢) خود اس کا اعلان

---

(١) مسلم : ٢٥٧٧ .

(٢) الإفصاح عن معاني الصحاح (١٨٨/٢) ، وجامع العلوم والحكم : (٤٨/٢).

ہے:(وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ)[1]. اور (ضرورت کی) کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے ہمارے پاس خزانے موجود نہ ہوں، ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے:(وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ)[2]. اور آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے اللہ ہی کے ہیں، مذکورہ طویل حدیث میں اولاً باری تعالی نے اپنے وسیع فضل وکرم کی خبر دی ہے پھر اس کے آخر میں اپنے عدل وانصاف کی اطلاع دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:«يَاعِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ». اے میرے بندو یہ تمھارے اعمال ہیں میں ان کو مکمل طور پر تمھارے لئے شمار کررہا ہوں اور ان کو محفوظ کررہا ہوں، یقیناً اللہ کے فرشتے آدمی کا ہر عمل پوری طرح لکھ کر انکو محفوظ کررہے ہیں، پھر تمام لوگوں کو حساب وکتاب کیلئے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور ان کو ہر چھوٹے بڑے عمل کا بدلہ دیا جائے گا باری تعالی کا فرمانِ مبارک ہے:(فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ* وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)[3]. چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا، آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العلمین ہم کو اپنی نعمتوں کا خزانہ عطا فرما اور ہم سب کو دین ودنیا کی نیک نامی اور کامیابی عطا فرما

*** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[4].

---

(١) الحجر : ٢١ .
(٢) المنافقون : ٧.
(٣) الزلزلة : ٧ – ٨ .
(٤) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ كُلِّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لَنَا رَشَدًا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَهْدِيكَ فَاهْدِنَا، وَنَسْتَغْفِرُكَ فَاغْفِرْ لَنَا، وَنَسْتَرْزِقُكَ فَارْزُقْنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ

الْعَرَبِيّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.